فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی

فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محیی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت باباذہین شاہ تاجیؒ

تصنیف :- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ

ترجمہ تشریحات و تنبیہات :- حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

ناشر :- ادارہ تعلیم و ثقافت اسلامی، کراچی

طابع :- ایجوکیشنل پریس، کراچی

بار اوّل :- ایک ہزار

سال طباعت :- ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

سال اشاعت :- ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ہدیہ :- ایک سو پچیس روپے صرف

ادارہ تعلیم و ثقافت اسلامی

جامعہ تاجیہ، سیکٹر ۱۴-بی، بفرزون کراچی

(پوسٹ بکس ۱۸۰۸۴- کراچی ۳۴)

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

تعارف

اندلس کے شہر مو لیسہ میں ایک بزرگ حضرت علی بن محمدؒ عربی کے ہاں ۱۱۶۵ شمسی میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ ہجری کو پیر کی رات ایک بچہ تولد ہوا ۔۔۔۔ دنیا والوں کو پتہ بھی نہیں تھا کہ یہی بچہ ایک دن دنیائے تصوف اور عالم معرفت پر مثل آفتاب نصف النہار روشن ہوگا اور وہ دنیا کا ایک عدیم المثال مصنف بھی ہوگا۔ اور ہر زمانہ میں اسے شیخ اکبر کے نام سے یاد کیا جاتا رہیگا۔ آپکی تاریخ ولادت نعمت ہے

حضرت شیخ اکبر کی کنیت ابی بکر ہے اور سلقب محی الدین ابن عربی ہے۔ والدین نے آپ کا نام محمد رکھا تھا۔ شیخ اکبر ابی بکر محمد بن علی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۲۴۰ شمسی میں، شب جمعہ کو ۲ ربیع الثانی ۶۳۸ ہجری میں دمشق کے مقام پر اس دار فانی سے دار البقا کو کوچ فرمایا ۔۔۔۔ آپ کی تاریخ وصال "صاحب الارشاد" ہے۔

آپ کے والد بزرگوار حضرت علی بن محمدؒ عربی کی عمر پچاس سال ہو چکی تھی اور آپ لاولد تھے۔ اولاد کی شدید خواہش آپ کو حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین ابو محمد السید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں کھینچ لائی۔ آپ نے اپنا حال بیان کیا اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت غوث پاکؒ نے دعا فرمائی تو آپ کو الہام ہوا کہ علی کو اولاد نہیں ہو سکتی۔ البتہ کوئی شخص اگر اپنی اولاد انہیں ہبہ کر دے تو ممکن ہے۔ حضور غوث الاعظمؒ نے جناب علی بن محمدؒ سے فرمایا کہ میری پشت میں ایک لڑکا ہے۔ میں نے تمہیں دیا۔ پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ یہ بچہ امت محمدیہ میں جلیل القدر ولی ہوگا۔ جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا۔ میں نے اپنا لقب محی الدین بھی اسے دیا۔

مناقب غوثیہ میں مذکور ہے کہ جب شیخ اکبرؒ پیدا ہوئے تو آپ کے والد بزرگ نے حضرت غوث الاعظمؒ نے فرمایا یہ میرا لڑکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دنیٔ زمان و قطب یگانہ ہوگا۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ شیخ اکبرؒ اپنے وقت کے علماء میں یکتا ہوئے۔ شروع زمانے میں آپ کو علم تفسیر اور علم حدیث سے شغف خاص تھا۔ آپ نے ۹۵ جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر تحریر فرمائی جو صرف سولھویں پارہ کی اس آیت وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا تک پہنچی۔ اس تفسیر کے علاوہ بھی آپ کی کئی تفاسیر ہیں۔ فن حدیث میں بھی آپ کی تصانیف بکثرت ہیں۔ شریعت ظاہریہ کے آپ بہت بڑے پابند تھے۔

آپ کا سلسلۂ طریقت بلاواسطہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے ملتا ہے۔ دوسرا سلسلۂ طریقت حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے بواسطہ حضرت ابوالفتح محمد بن قاسم تک پہنچتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت شیخ فخرالدین عراقیؒ، حضرت شیخ اوحدالدین کرمانیؒ، حضرت شیخ عمر بن فارض مصریؒ آپ کے معاصر تھے۔ آپ کا آخر زمانہ حضرت شیخ مولانا جلال الدین رومیؒ (مولانا رومؒ) نے بھی پایا ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ کو تصوف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واسطہ سے خرقہ ملا ہے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ایک واسطہ سے آپ کو خرقہ ملا ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس خرقہ کو شہر موصل کے باہر ۶۰۱ھ میں حضرت ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جامعؒ کے ہاتھ سے پہنا ہے اور ابن جامعؒ نے حضرت خضر علیہ السلام سے خرقہ پہنا ہے۔ اور جس مقام پر جس طرح سے ابن جامعؒ کو حضرت خضرؑ نے خرقہ پہنایا اسی مقام پر اسی طرح سے بغیر زیادت و نقصان کے ابن جامعؒ نے مجھ کو خرقہ پہنایا اور دوسری نسبت بے واسطہ کے بھی شیخ اکبرؒ کو حضرت خضرؑ سے حاصل ہے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور میں ہمیشہ ان کا ادب کرتا تھا۔ اور میں نے ان سے شیوخ کی باتوں اور

بھید ذل وغیرہ کو اکثر و بیشتر میں حاصل کیا۔ اور میں نے ان کے تین خوارقِ عادات دیکھے۔ ایک یہ کہ وہ پانی پر چلتے تھے، دوسرے یہ کہ وہ زمین کو طے کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ وہ ہوا پر نماز پڑھتے تھے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے آپ کی پہلی ملاقات ہوئی مگر کوئی بات چیت کئے بغیر دونوں حضرات جدا ہو گئے۔ لوگوں نے جناب شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ ابن عربی علم حقائق کے دریائے ناپیدا کنار ہیں۔ ان کا علم و فضل ان کے بشرہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ——— اُدھر شیخ اکبر سے لوگوں نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے متعلق استفسار کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ شیخ سہروردی عاداتِ احمدی اور سنتِ نبوی سے سرتاپا بھرے ہوئے ہیں۔

شیخ اکبرؒ کی کرامات اور خرقِ عادات اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لئے ایک جداگانہ ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ آپ عربی زبان کے بہت عظیم شاعر بھی تھے۔ بغداد کے مشائخ کی ایک جماعت نے آپ کے حالات جمع کئے تھے اُنہیں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیخ اکبرؒ کی تصانیف پانچ سو (۵۰۰) سے متجاوز ہے۔ مشائخ صوفیہ نے آپ کو امام المؤحدین لکھا ہے۔ آپ کے حالات میں حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ مغربی ملک کا ایک بادشاہ ابن عربی علیہ الرحمۃ کا بہت ادب کرتا تھا۔ اور آپ اس کے نزدیک بہت معزز و وقیع تھے۔ کہ یکایک آپ توفیقِ الٰہی سے جنگل کو نکل گئے۔ اور ایک قبر میں مدتوں مقیم رہے۔ جب قبر سے برآمد ہوئے تو علوم آپ کی زبانِ مبارک سے برسنے لگے۔ پھر سیاحی میں مصروف ہو گئے۔ جس شہر سے گذر ہوتا وہاں حکمِ ایزدی سے قیام فرماتے۔ اور وہاں سے روانگی کے وقت اس شہر کی تصانیف اسی شہر میں چھوڑ دیتے تھے۔

آپ کا مکان شہر حلب میں بھی تھا۔ قرطبہ میں بھی آپ نے بہت قیام فرمایا

ہے۔ یہیں انبیاء علیہم السّلام سے آپ کو شرفِ ملاقات حاصل ہوتا رہا۔ یہیں آپ نے حضرت صالح علیہ السلام سے استفادۂ علمی فرمایا۔ چنانچہ آپ کی تصانیف کی بھی ایک کرامت خاصّہ ہے۔ کہ جو شخص آپ کی تصانیف سے شغفِ خاص رکھے وہ علم کے مسائلِ دقیقہ اور فنون کے مشکل ترین سوالات کو آسانی سے حل کرنے لگتا ہے۔ اہلِ حق کو اس نکتہ پر اتفاق ہے کہ شیخ اکبرؒ کی تصانیف کے بکثرت مطالعہ سے قربتِ الٰہی میسّر آجاتی ہے۔ اکابرِ اُمّت نے علی الاعلان بیان کیا ہے۔ کہ شیخ اکبر محی الدّین ابنِ عربی ولایتِ عظمیٰ اور صدیقیتِ کبریٰ پر فائز تھے۔ ملکِ شام کے حضرت سراج الدین مخزومی نے لکھا ہے کہ شیخ محی الدین ابنِ عربی علیہ الرحمۃ کے کسی کلام کا انکار نہ کرو۔ اس لئے کہ اولیاء اللہ کا لحم مسموم ہوتا ہے۔ اور شیخؒ سے بُغض رکھنے والوں کے دینُ ایمان کی ہلاکت، لوگوں پر ظاہر ہے۔ کہ ان میں سے اکثر نصرانی ہوکر مرے۔ اور جو شخص بھی ان کی شان میں زبان درازی کرے گا اُس کا دل مُردہ ہوجائے گا۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محی الدین ابنِ عربی بہت بڑے جلیل القدر ولی اللہ تھے۔

حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محی الدین ابن عربیؒ عارفوں کے مُربّی ہیں۔ تنزلات کی رُوح اور نبیؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنے والے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مخزومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر ابن عربی اہلِ سنّت والجماعت کے شیخ الرئیس تھے۔

حضرت عماد ابنِ اثیرؒ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے شیخِ اکبرؒ کا انکار کیا ہے وہ مصیبت میں پڑتے گئے ہیں۔

حضرت امام سبکیؒ نے فرمایا: شیخ محی الدین ابن عربیؒ آیۃ من آیات اللہ تھے۔ اور اس زمانے میں علم وفضل کی کنجی انہیں کے ہاتھ میں تھی۔ اور میں

سوائے ان کے کسی کو نہیں پہچانتا۔

سراج الدین بلقینی سے لوگوں نے پوچھا کہ شیخ محی الدین ابن عربی کیسے تھے۔ جواباً فرمایا۔ خبردار! ان کے کسی کلام کا انکار نہ کرو۔ ....

اُن کی عبارات میں روابط اور اشارات ہوتے ہیں۔ بہت سے رموز اور غوامض مخفی ہوتے ہیں۔ اور ان کی طرزِ تحریر میں اکثر مضاف محذوف ہوتا ہے۔ اس کو خود شیخ یا اُن کے ایسے لوگ ہی جانتے ہیں۔

شیخ الاسلام مجدالدین فیروز آبادی نے فرمایا:- میری تحقیق اور میرا دین اور میرا قول یہ ہے کہ محی الدین ابن عربیؒ طریقت کے علماً اور حالاً امام اور عرفاً و اصلاً تحقیقات میں شیخ تھے۔ اور عارفوں کے علم کو فعلاً اور اسماً زندہ کرنے والے تھے۔ ان کی دعا یا بددعا ساتوں آسمان و زمین کو پھاڑ کر اثر کرتی ہے۔ اور تمام آفاق کے موجودات ان کے برکات سے مستفیض اور معترف ہیں اور وہ بے شک ہماری تعریف سے بڑھے ہوئے ہیں۔ حضرت مجدالدین فیروز آبادی نے مزید فرمایا ہے کہ قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین خونجی شامی علیہ الرحمۃ غلاموں کی طرح شیخ اکبرؒ کی خدمت کرتے تھے اور قاضی القضاۃ مالکی پر جب شیخؒ کی ایک نظر پڑی تو انہوں نے منصبِ قضا کو ٹھکرا دیا۔ اور شیخ اکبرؒ کے قدم بقدم چلنے لگے۔ اور اپنی صاحبزادی کو ان کے نکاح میں دے دیا۔

شیخ اکبر حضرت ابی بکر محمد بن علی محی الدین ابن عربیؒ خود اپنے لئے فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاء گذرے ہیں ان سب کو میں نے دیکھا اور کل اہلِ ایمان عام و خاص کو میں نے دیکھا اور جتنے لوگ ہو گئے اور ہوں گے سب کو میں نے پہچانا اور پشتِ آدمؑ میں جتنے اہلِ سعادت تھے ان سب کی معرفت اور شمار، اللہ تعالٰے نے مجھے عنایت کئے .... اپنی تحریروں کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے ہیں کہ تو ایسا کر اور ایسا کہہ

اور میں اپنے علم اور مشاہدہ سے کوئی بات، سوائے حکم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نہیں کہتا ہوں۔

شیخ اکبر ابنِ عربیؒ کے محامد و محاسن پر اکابر امت کی تصانیف بکثرت ہیں اور اس مختصر تحریر میں ان کا ذکر ممکن نہیں ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ